زرعی سفارشات

یکم جون تا15 جون 2019ء

ڈاکٹر محمد انجم علی
ڈائریکٹر جنرل زراعت
(توسیع و تطبیقی تحقیق) پنجاب، لاہور

کپاس

- کپاس کی بوائی جلداز جلد مکمل کریں۔ مزید دیر پیداوار میں خاطر خواہ کمی کا باعث بن سکتی ہے۔
- چھدرائی کا عمل بوائی کے بعد 20-25 دن کے اندر یا پہلے پانی سے قبل یا خشک گوڈی کے بعد ہر حالت میں ایک ہی دفعہ مکمل کیا جائے۔
- بی ٹی اقسام اور روایتی اقسام کپاس اگر لائنوں میں کاشت کی ہیں تو پہلی آبپاشی بوائی کے 30 تا 35 دن بعد جبکہ بقیہ آبپاشیاں 12 تا 15 دن کے وقفہ سے کریں۔ پٹڑیوں پر کاشت کی صورت میں بوائی کے بعد پہلا پانی 3 تا 4 دن بعد اور دوسرا، تیسرا اور چوتھا پانی 6 تا 7 دن کے وقفہ سے لگائیں اور بقیہ پانی 12 دن کے وقفہ سے لگائیں۔ پودے کو پانی کی کمی کی علامات ظاہر ہونے پر ضرور پانی دیں۔
- کپاس کے مرکزی علاقوں میں بی ٹی اقسام کو کمزور زمین کے لیے 100 کلوگرام نائٹروجن، 40 کلوگرام فاسفورس اور 38 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ، درمیانی زمین کے لیے 90 کلوگرام نائٹروجن، 35 کلوگرام فاسفورس اور 38 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ اور زرخیز زمین کے لیے 80 کلوگرام نائٹروجن، 30 کلوگرام فاسفورس اور 38 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ ڈالیں۔ ثانوی علاقوں میں 90 کلوگرام نائٹروجن، 40 کلوگرام فاسفورس اور 30 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ، درمیانی زمین کے لیے 80 کلوگرام نائٹروجن، 35 کلوگرام فاسفورس اور 30 کلوگرام پوٹاش اور زرخیز زمین کے لیے 70 کلوگرام نائٹروجن، 30 کلوگرام فاسفورس اور 30 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ ڈالیں۔ اگر فاسفورسی کھادوں میں 200 کلوگرام گوبر کی کھاد فی ایکڑ ملالیں تو بہتر نتائج حاصل ہوں گے۔ فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں کی تمام مقدار اور نائٹروجنی کھاد کا 1/3 حصہ بوائی کے بوقت، 1/3 حصہ پہلے پانی کے ساتھ (ڈوڈیاں بننے پر) اور باقی ماندہ دوسرے پانی کے ساتھ (پھول شروع ہونے پر) استعمال کریں۔
- کپاس کے مرکزی علاقہ جات میں غیر بی ٹی اقسام کپاس کو 69 کلوگرام نائٹروجن، 35 کلوگرام فاسفورس اور 25 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ جبکہ ثانوی علاقوں میں 58 کلوگرام نائٹروجن، 35 کلوگرام فاسفورس اور 25 کلوگرام پوٹاش فی ایکڑ ڈالیں۔ فاسفورس اور پوٹاش والی کھادوں کی تمام مقدار اور نائٹروجن کی مقدار کا 1/3 حصہ بوائی کے وقت 1/3 حصہ پہلے پانی کے ساتھ (ڈوڈیاں بننے پر) اور باقی ماندہ دوسرے پانی کے ساتھ (پھول شروع ہونے پر) استعمال کریں۔
- کھیتوں میں اور ارد گرد پائی جانے والی سفید مکھی، ملی بگ اور لیف کرل وائرس کے میزبان پودوں کا کام دینے والی جڑی بوٹیاں بروقت تلف کریں۔
- جڑی بوٹیاں تلف کرنے کے لیے سفارش کردہ زہریں استعمال کریں۔
- فصل کا باقاعدگی سے معائنہ کرتے رہیں اگر کیڑوں کا حملہ نقصان کی معاشی حد سے زیادہ ہو تو پھر محکمہ زراعت کے عملہ سے مشورہ کرکے سفارش کردہ زہر استعمال کریں۔ پہلا سپرے جہاں تک ممکن ہو دیر سے کریں۔
- بارشوں کی صورت میں کپاس کے کھیتوں سے پانی جلد از جلد نکالیں۔
- ٹڈی دل کے حملہ کی صورت میں محکمہ زراعت (توسیع) کے عملہ سے مشورہ کی روشنی میں بروقت حفاظتی اقدامات اٹھائیں اور کرونا وائرس سے بچاؤ کے حفاظتی تدابیر پر ہر ممکن حد تک عمل کریں۔

کماد

- کماد کے گڑووں کے تدارک کیلئے زرعی توسیعی کارکن کے مشورہ سے دانے دار زہروں کا استعمال کرکے کھیت کو پانی لگا دیں۔

- فصل کو 10 تا 12 دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں نیز فصل کو پانی کی کمی نہ آنے دیں۔
- بیماری کا حملہ ہونے کی صورت میں زہروں کا استعمال زرعی توسیعی کارکن کے مشورہ سے کریں۔
- پانی کی کمی کی صورت میں ایک کھیلی چھوڑ کر آبپاشی کریں اور اگلے پانی پر صرف چھوڑی ہوئی کھیلیوں کو ہی پانی لگائیں۔
- مونڈھی فصل کو نئی فصل کی نسبت 30 فیصد زیادہ کھاد ڈالیں۔

دھان

- دھان کی فصل ہر قسم کی زمین میں کاشت کی جاسکتی ہے سوائے ریتلی زمینوں کے جہاں پانی کھڑا نہ رہ سکے۔ زرخیز زمینوں کے علاوہ ایسی شورزدہ اور کلراٹھی زمینوں میں بھی یہ کامیابی سے اُگائی جاسکتی ہے جہاں کوئی اور فصل کامیاب نہیں ہوسکتی۔
- دھان کی کاشت کے لیے ترقی دادہ اور منظورشدہ موٹی اقسام کے ایس 282، نیاب اری 9، اری 6 ، کے ایس کے 133، کے ایس کے 434 اور نیاب 2013 جبکہ باسمتی اقسام سپر باسمتی، باسمتی-515، سپر گولڈ، سپر باسمتی 2019، شاہین باسمتی، پی کے 1121 ایرومیٹک، کسان باسمتی، چناب باسمتی، پنجاب باسمتی، نیاب باسمتی 2016 اور نور باسمتی فائن غیر باسمتی قسم پی کے-386 اور منظورشدہ ہائبرڈ اقسام کا بیج استعمال کریں۔
- غیر موزوں اقسام مثلاً سپر فائن، کشمیرا، مالٹا، ہیرو، سپرا اور اس طرح کی دیگر اقسام ہرگز کاشت نہ کی جائیں کیونکہ ان کے چاول کا معیار ناقص ہوتا ہے۔ ان اقسام کی ملاوٹ کی وجہ سے عالمی منڈی میں باسمتی چاول کی قیمت کم موصول ہوتی ہے۔
- دھان کی فصل کو بکائنی اور پتوں کے بھورے دھبے جیسی بیماریوں سے بچانے کے لیے محکمہ زراعت کے مقامی عملہ کے مشورہ سے بیج کو سفارش کردہ پھپھوندی کش زہر لگا کر کاشت کریں۔
- شرح بیج مروجہ طریقہ کاشت کے حساب سے رکھیں۔ موٹی اقسام کی پنیری اگر کدو کے طریقہ سے کاشت کرنی ہو تو 6 تا 7 کلوگرام، خشک طریقہ میں 8 تا 10 کلوگرام اور راب کے طریقہ میں 12 تا 15 کلوگرام بیج فی ایکڑ استعمال کریں۔ باسمتی اقسام اور غیر باسمتی فائن قسم کے لیے اگر پنیری کدو کے طریقے سے کاشت کرنی ہو تو شرح بیج 4.5 تا 5 کلوگرام، خشک طریقہ میں 6 تا 7 کلوگرام اور راب کے طریقے میں 10 تا 12 کلوگرام فی ایکڑ استعمال کریں۔ ہائبرڈ اقسام کی کدو کے طریقہ سے کاشت کے لیے شرح بیج 7 تا 8 کلوگرام فی ایکڑ رکھیں۔
- اری 6، کے ایس 282، کے ایس کے 133، کے ایس کے 434، نیاب اری 9 اور نیاب 2013 کے لیے پنیری کا وقت کاشت 20 مئی تا 7 جون ہے۔ سپر باسمتی، سپر گولڈ، سپر باسمتی 2019، باسمتی 515، پی کے 1121 ایرومیٹک، پی کے 386، چناب باسمتی، پنجاب باسمتی، نور باسمتی اور نیاب باسمتی 2016 کو 7 جون تا 25 جون تک کاشت کریں۔ شاہین باسمتی اور کسان باسمتی 15 جون تا 30 جون تک کاشت کریں جبکہ دوغلی اقسام کے لیے پنیری کا وقت کاشت 20 مئی تا 15 جون ہے۔
- اگر پنیری کمزور نظر آئے تو 250 گرام یوریا یا 400 گرام کیلشیم امونیم نائٹریٹ فی مرلہ کے حساب سے لاب کی منتقلی سے دس دن پہلے ڈالیں۔
- دھان کی پنیری پر زہر پاشی دوبار کی جائے۔ پہلی بار 8 تا 10 دن کی پنیری پر دھوڑا یا سپرے کی شکل میں اور دوسری مرتبہ 15 تا 20 دن کی پنیری پر دانے دار زہروں کا استعمال کریں۔
- چاول کی اچھی پیداوار کے لیے کھیت میں پنیری منتقل کرنے سے پہلے 10 تا 15 دن تک پانی کھڑا رکھیں اور پھر کدو کریں جبکہ پانی کی کمی کی صورت میں کدو کرنے کے لیے کھیت میں 7 دن تک پانی کھڑا کیا جائے اور پانی کی شدید کمی کی صورت میں کم از کم 3 دن تک پانی کھڑا رکھیں اور کدو کریں۔

گوارا (Guar Crop)

- گوارا موسم خریف کی اہم پھلی دار فصل ہے۔ یہ فصل پھلی دار خاندان سے تعلق رکھنے کی وجہ سے نائٹروجن کھاد کی ضرورت نہ صرف خود پورا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے بلکہ زمین کی زرخیزی میں اضافہ کرنے میں بھی اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اس کو اگر ہل چلا کر زمین میں دبا دیا جائے تو یہ زمین کی زرخیزی میں اضافہ کرتی ہے۔ اس کی کاشت عموماً ریتلے اور کم بارش والے علاقوں میں کی جاتی ہے۔ پنجاب میں گوارا کی کاشت زیادہ تر لیہ، ڈیرہ غازیخان، میانوالی، بھکر، خوشاب، مظفرگڑھ، بہاولنگر اور چکوال میں ہوتی ہے۔
- اس کی کاشت کے لیے گرم آب وہوا درکار ہوتی ہے۔ یہ فصل پانی کی کمی کو کافی دیر تک برداشت کرنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ منظور شدہ اقسام بی آر

-90،بی آر-99اور بی آر 2017 کاشت کریں۔

- چارہ کے لیے 20 تا25 کلوگرام اور بیج والی فصل کے لیے 12 تا 15 کلوگرام فی ایکڑ بیج استعمال کریں۔
- چارے کے لیے یہ فصل اپریل سے جولائی تک کسی بھی وقت کاشت کی جا سکتی ہے۔ البتہ بیج والی فصل کا موزوں وقت کاشت جولائی کا مہینہ ہے۔ اس کو سبز کھاد کے طور پر استعمال کرنے کے لیے فصل کی کاشت ماہ مئی میں کرنی چاہیے۔
- گوارا چونکہ ایک پھلی دار فصل ہے اس لیے اس کو زیادہ کھاد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ البتہ اگر بوقت کاشت ایک بوری ڈی اے پی فی ایکڑ ڈال لی جائے تو اچھی پیداوار حاصل ہوتی ہے۔

بہاریہ مکئی

- فصل کو حسب ضرورت مناسب وقفے سے آبپاشی کریں۔ بور آنے پر کسی صورت میں بھی پانی کی کمی نہ آنے دیں اور کھیت کو ہمیشہ تر وتر حالت میں رکھیں تاکہ دانے بننے میں مدد ملے لیکن پانی کھڑا نہیں ہونا چاہیے۔

تل

- تل کی کاشت کے لیے بھاری میرا زمین جس میں پانی جذب کرنے اور نمی برقرار رکھنے کی صلاحیت ہو موزوں ہے۔ چکنی اور پانی جذب نہ کرنے والی زمینوں میں بارش یا آبپاشی کا پانی کھڑا ہونے سے پودے مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لیے ایسی زمینوں پر تل کاشت کرنے سے اجتناب کرنا چاہیے۔
- پنجاب میں عام کاشت کے لیے سفید تل کی منظور شدہ اقسام ٹی ایچ-6، ٹی ایس-5، نیاب پرل اور نیاب تل 2016 ہیں جو بہتر پیداواری صلاحیت رکھتی ہیں۔
- تل کی مختلف اقسام کا وقت کاشت یکم جون تا 31 جولائی ہے۔ یکم جون سے پہلے تل کی بوائی کرنے کی صورت میں بیماریوں اور کیڑوں کا حملہ زیادہ اور 31 جولائی کے بعد بوائی کرنے سے پیداوار میں کمی اور بعد میں آنے والی ربیع کی فصلات کی بوائی میں تاخیر ہوتی ہے۔

سبزیات

- موسم گرما کی سبزیات کو گوڈی کریں جہاں ضرورت ہو تنوں کے ساتھ مٹی چڑھائیں اور 8-10 دن کے وقفہ سے آبپاشی کریں۔
- خربوزے کی فصل پر پھل کی مکھی کے حملے کی صورت میں محکمہ زراعت کے توسیعی عملہ کے مشورہ سے مناسب زہر سپرے کریں۔ سپرے کرنے کے بعد زرعی زہر کی PHI(Pre-harvest Internal) کے مطابق برداشت کریں۔
- کدو کی لال بھونڈی کو کنٹرول کریں۔

باغات

آم

- گرے ہوئے پھل کو جمع کر کے زمین میں دبا دیں۔
- پھل کی مکھی کیلئے پھندے لگائیں۔ عموماً چھ پھندے فی ایکڑ کافی ہوتے ہیں۔
- پودوں سے نیچے اترنے والی گدھیڑی کا تدارک جاری رکھیں۔
- پھندوں میں روئی کے تنبے باقاعدگی سے ہفتہ کے وقفہ سے تبدیل کریں۔
- آم کے باغات کو 12 تا15 دن کے وقفے سے آبپاشی کریں۔
- آم میں جوؤں (Mites) کے حملہ کا خیال رکھیں اور مناسب Miticide سے کنٹرول کریں۔
- کیڑوں کے حملے کا جائزہ لیتے رہیں اور پھل اتارنے کے عمل کو مکمل ہونے تک پھل کی مکھی کے انسداد کی تدابیر جاری رکھیں۔

ترشاوہ باغات

- ترشاوہ باغات کو 15 دن کے وقفہ سے اور بارش کو مدنظر رکھتے ہوئے آبپاشی کریں۔

- اس ماہ میں پودوں کو جون ڈراپ (پھل کا کیرا) (June Drop) کو کم کرنے کے لیے تھوڑے وقفہ کے ساتھ آبپاشی کرتے رہیں اور گرمی کے آثار سے بچاؤ کے لیے ملچنگ (Mulching) کا بندوبست یا Floor Management کریں۔
- پودوں سے نیچے اترنے والی گدھیڑی کا تدارک جاری رکھیں۔

امرود

- کم عمر پودوں پر زیادہ پھل لگنے کی صورت میں پھل کی چھدرائی کریں۔
- 12 تا 15 دن کے وقفے سے آبپاشی کریں۔
- پھل کی مکھی کے خلاف جنسی پھندے لگانے کا عمل جاری رکھیں۔
- سبز کھاد کے لیے جنتر یا گوارہ کی کاشت کریں۔
- پھل پر بننے والے نشانات کو ختم کرنے کے لیے عناصر صغیرہ کا سپرے کریں اور کیڑے مکوڑوں کے خلاف بھی بروقت سپرے کریں۔
- گرمیوں کا پھل نہ لینے کی صورت میں ٹہنیوں کی کٹائی تیز دار آلے سے کریں اور مناسب پھپھوندی کش زہر سپرے کریں۔
- High Density باغات میں پودوں کی کانٹ چھانٹ کا عمل جاری رکھیں اور حجم کو کنٹرول کریں۔

کھجور

- آبپاشی جاری رکھیں۔
- نئے باغات لگانے کے لیے زمین کی تیاری کریں۔
- پودے لگانے کے لیے جگہوں کی نشاندہی کریں اور 15 دن تک گڑھوں کو کھلا رکھیں۔

انگور

- اگیتی اقسام کے پکے ہوئے پھل کی ٹھنڈے وقت میں برداشت کریں۔
- برداشت کے بعد پھل کو سایہ دار اور صاف جگہ پر رکھیں۔
- اگر پھل کی رنگت نصف تبدیل ہو جائے تو آبپاشی کا وقفہ بڑھا دیں۔ پھل کی برداشت سے ایک ہفتہ پہلے آبپاشی بند کر دیں۔
- دیمک کے حملہ کی صورت میں کلوروپائری فاس یا فپرونل پودوں کی جڑوں میں ڈالیں۔
- بیماریوں کے حملہ کی صورت میں مناب پھپھوندکش سپرے کریں۔

نامیاتی کاشتکاری (Organic Farming):

آرگینک فارمنگ ایسا طریقہ کاشتکاری ہے جس میں مصنوعی کیمیائی کھادوں، زرعی زہروں اور دوسرے کیمیائی مادوں کا استعمال بالکل نہیں کیا جاتا۔ اس طریقہ کاشت میں زمین کی زرخیزی کو بحال کرنے کے لیے فصلوں کا ادل بدل، فصلات کی باقیات، گوبر کی کھاد، پریس مڈ اور سبز کھادوں پر انحصار کیا جاتا ہے۔ خالص اور عمدہ خوراک کے حصول کے لیے آرگینک فارمنگ کا طریقہ دنیا بھر میں مقبول ہوتا جا رہا ہے۔ اس طریقہ کاشتکاری سے حاصل ہونے والی خوراک کیمیائی اثرات سے پاک ہوتی ہے اور قدرت کے قریب ہوتی ہے۔ مقامی اور عالمی منڈی میں ایسی اجناس اور سبزیات کی قیمت عام فصلات سے زیادہ ملتی ہے۔ اس لیے اس طریقہ کاشتکاری کو اپنا کر زیادہ منافع حاصل کیا جا سکتا ہے۔ کیمیائی کاشتکاری کو نامیاتی کاشتکاری میں تبدیل کرنے کے لیے تین سال کا عرصہ درکار ہے۔ ابتدائی 3 سے 4 سال میں نامیاتی کاشتکاری کی پیداوار غیر نامیاتی کاشتکاری سے کم ہوتی ہے لیکن بتدریج ان فصلات کی پیداوار بہتر ہو جاتی ہے۔ آرگینک فارمنگ اپناتے وقت اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ کے آرگینک فارم میں متصل کھیتوں سے کوئی کیمیائی مادے جذب نہ ہو رہے ہوں۔

ٹیوب ویل کے کھارے پانی کا موزوں استعمال

زرعی ملک ہونے کے ناطے پاکستان کی معیشت کا انحصار زراعت کی ترقی پر ہے۔ دنیا کا بہترین نہری نظام ہونے کے باوجود پاکستان کی زراعت

کونہری پانی کی کمی کا سامنا ہے۔موجودہ آبپاش زمینوں کی پیداواری صلاحیت کو بڑھانے اور بنجر زمینوں کو زیر کاشت لانے کے لیے ٹیوب ویل لگائے جا رہے ہیں لیکن بدقسمتی سے تقریباً 70 فیصد ٹیوب ویلوں کا پانی آبپاشی کے لیے موزوں نہیں ہے۔اسے عام فہم زبان میں کھارا پانی کہا جاتا ہے اگر کھارے پانی کو بغیر سوچے سمجھے آبپاشی کے لیے استعمال کیا جائے تو یہ نہ صرف فصلوں کی پیداوار کو متاثر کرتا ہے بلکہ اس کے مسلسل استعمال سے اچھی زمین بھی تھور، تھور باڑہ یا باڑہ میں تبدیل ہو جاتی ہے اور فصلوں کی کاشت کے لیے موزوں نہیں رہتی۔لہٰذا اس پانی کو استعمال کرنے سے پہلے اس کا تجزیہ نہایت ضروری ہے۔اس مقصد کے لیے محکمہ زراعت حکومت پنجاب نے ضلعی اور ڈویژنل سطح پر تجزیہ گاہ برائے مٹی و پانی قائم کی ہیں اور کاشتکاروں کی رہنمائی کے لیے پانی کے نمونہ کے تجزیہ کے بعد اس کے استعمال کے بارے میں سفارشات دی جاتی ہیں۔

پانی کا صحیح نمونہ حاصل کرنے کا طریقہ:

1- نمونہ پیچ دار ڈھکن والی پلاسٹک یا شیشے کی صاف بوتل میں لیا جائے۔

2- بوتل دھونے کے لیے صابن یا سوڈا استعمال نہ کریں۔

3- نمونہ حاصل کرنے سے پہلے ٹیوب ویل کو آدھا گھنٹہ چلا دیں اور بوتل کو ٹیوب ویل کے پانی سے اچھی طرح کھنگال لیں۔

4- کھال میں چلنے والے پانی سے نمونہ حاصل نہ کریں۔

5- نمونہ حاصل کرنے کے بعد بوتل اچھی طرح بند کریں اور اس پر درج ذیل معلومات ضرور لکھیں۔مثلاً نام زمیندار، مکمل پتہ، گہرائی بور وغیرہ۔

ٹیوب ویل کے کھارے پانی کو استعمال کرنے کے لیے سفارشات:

1- بغیر لیبارٹری تجزیے کے ٹیوب ویل کا پانی آبپاشی کے لیے استعمال نہ کریں۔

2- جہاں نہری اور ٹیوب ویل کا پانی دونوں میسر ہوں وہاں پہلی دو تین آبپاشیاں کھارے پانی کی کریں اور بعد میں نہری پانی کی بھرپور آبپاشی کریں۔

3- اگر میسر ہو تو ہر فصل کی پہلی آبپاشی کے لیے نہری پانی استعمال کریں۔

4- اگر تجزیہ کے پانی میں زائد سوڈیم کاربونیٹ (RSC) کی مقدار زیادہ ہو تو ٹیوب ویل کے حوض اور پانی کے کھال میں جپسم کا پتھر استعمال کریں۔

5- زائد سوڈیم کاربونیٹ (RSC) والے پانی کے استعمال کی صورت میں ہر سال زمین کا تجزیہ کروائیں اور لیبارٹری رپورٹ کے مطابق جپسم کا استعمال کریں۔

6- کھارے پانی کے استعمال کی صورت میں زمینوں میں نامیاتی کھاد (گوبر کی کھاد وغیرہ) اور سبز کھاد کا استعمال کریں تاکہ نمکیات کے اثرات کو کم کیا جا سکے۔

☆☆☆